بسلسلہ برقی اشاعت الاحسان اکیڈمی بہرائچ ۔ ۱

مختصر حالات

حضرت مولانا

الحاج شاہ نور محمد رسڑاوی ثم بہرائچیؒ

خلیفہ مجاز

حضرت شیخ الدلّائل علامہ محمد عبد الحق مہاجر مکیؒ

مرتب

حکیم عبد القدیر خاں

(نائب صدر ڈسٹرکٹ تنظیم کمیٹی، بہرائچ)

معاون

مولانا محمد محفوظ الرحمن نامیؔ

اضافہ

جنید احمد نور

ناشر الاحسان اکیڈمی، بہرائچ

بسلسلہ برقی اشاعت الاحسان اکیڈمی بہرائچ [1]

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

مختصر حالات

حضرت مولانا

الحاج شاہ نور محمد رسڑاوی ثم بہرائچیؒ

خلیفہ مجاز

حضرت شیخ الدلائل علامہ محمد عبد الحق مہاجر مکیؒ

مرتب

حکیم عبد القدیر خاں

(نائب صدر ڈسٹرکٹ تنظیم کمیٹی، بہرائچ)

معاون

مولانا محمد محفوظ الرحمن نامیؔ

اضافہ

جنید احمد نور

ناشر

الاحسان اکیڈمی، بہرائچ

Mukhtasar Halaat

Shah Noor Mohammad Bahraichi (Rh.)

مختصر حالات شاہ نور محمد بہرائچیؒ

By

Hakim Abdul Qadeer Khan

&

Maulana Mahfooz Ur Rahman Nami

مصنف: حکیم عبدالقدیر خاں

معاون: مولانا محفوظ الرحمٰن نامیؔ

اضافہ: جنید احمد نور

First Edition: August 2020

Pages: 47 Price. Rs.

Composing: Juned Ahmad Noorجنید احمد نور

Publisher: Al Ehsan Academy, Bahraich الاحسان اکیڈمی بہرائچ

ناشر- الاحسان اکیڈمی بہرائچ

فہرست

ناشر- دار الاحسان اکیڈمی بہرائچ

ناشر- دارالاحسان اکیڈمی بہرائچ

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

مختصر

حالات

حضرت مولانا الحاج شاہ نور محمد صاحب سڑاوی ثم بہرائچی

خلیفہ

حضرت شیخ الدلائل علامہ محمد عبد الحق مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

حکیم عبد القدیر خاں نائب صدر ڈسٹرکٹ تنظیم کمیٹی

معاون

محمد محفوظ الرحمٰن نامی

باہتمام

ڈسٹرکٹ تنظیم کمیٹی بہرائچ

۱۹۳۱ء [illegible] اکلیل پریس [illegible] بہرائچ [illegible]

بار اول ۱۵۰۰ جلد　　قیمت فی جلد ۲/

مختصر حالات شاہ نور محمد مطبوعہ ۱۹۳۱ء اکلیل پریس بہرائچ کا سرورق

ابتدائیہ

ضلع بہرائچ کی عوام اور یہاں کا علمی اور دینی ماحول جن اکابرین واولیاء کا احسان مند ہے منجملہ ان کے ایک حضرت اقدس مولانا شاہ نور محمد صاحب رسڑاوی ثم بہرائچی کا خاندان بھی ہے، آپ (شاہ نور محمد صاحب) قصبہ رسڑا ضلع بلیا کے رہنے والے تھے اپنے شیخ 'شیخ الدلائل حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالحق مہاجر مکی رحمہ اللہ' کی تفسیر 'تفسیر اکلیل علی مدارک التنزیل' کی طباعت کے سلسلہ میں بہرائچ آئے تھے، پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے، اور اپنی زندگی یہاں کی عوام کی اصلاح وتربیت میں صرف کردی، ۱۳۴۹ھ میں آپ دسویں حج بیت اللہ کے لیے حجاز مقدس تشریف لے جارہے تھے کہ ۲۵؍ شوال المکرم ۱۳۴۹ مطابق ۱۶؍ مارچ ۱۹۳۱ء کو راستے میں انتقال فرماگئے، انتقال کے بعد آپ کی زندگی سے آنے والی نسلوں کو متعارف کرانے کی غرض سے ڈسٹرکٹ تنظیم کمیٹی کے نائب صدر حضرت مولانا شاہ نور محمدؒ صاحب کے قریبی ساتھی حکیم حاذق جناب حکیم عبدالقدیر خان مرحوم نے آپ کے صاحبزادہ محترم مولانا محمد محفوظ الرحمن نامی رحمۃ اللہ علیہ کے تعاون سے ''مختصر حالات مولانا الحاج شاہ نور محمد رسڑاوی ثم بہرائچی'' کے نام سے ایک کتاب تحریر فرمائی، جسے مولانا ممدوح کے بڑے صاحبزادے اور ڈسٹرکٹ تنظیم کمیٹی کے رکن مولانا محمد احسان الحق رحمۃ اللہ علیہ نے اکلیل پریس سے بڑی خوبصورت کتابت کے ساتھ شائع کیا تھا، جیسا کہ نام سے ہی واضح ہے کہ اس کتاب میں مولانا ممدوح کی مختصر سوانح اور اوصاف وکمالات کا تذکرہ کیا گیا تھا، اور اس بات کا اشارہ کیا گیا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ مستقبل میں کوئی مفصل سوانح حیات شائع ہو، مگر افسوس کہ مفصل سوانح حیات جس میں آپ کی مکمل زندگی کے حالات کا استقصاء کیا گیا ہو، شائع نہ ہو سکی، اور اب تو عرصہ سے مولانا ممدوح کی سوانح پر مشتمل یہ مختصر حالات بھی نایاب ہوگئی ہے، لہذا دو بنیادی وجہوں ایک تو اس رسالہ کی حفاظت اور

دوسرے نسل نو کو مولانا ممدوح کی ذات بابرکت سے متعارف کروانے کی غرض سے اس کتاب کو کمپیوٹر سے کتابت کرواکر دوبارہ منظر عام پر لانے کا عزم کیا گیا، الحمدللہ یہ کام بہت آسانی کے ساتھ مکمل ہوگیا، جدید اشاعت میں جگہ جگہ اضافے بھی کیے گئے ہیں، جہاں جو اضافہ ہے، وہاں بقید صفحہ کتاب کا حوالہ دے دیا گیا ہے۔

اب یہ تحفہ اس امید کے ساتھ آپ کے حوالے کیا جارہا ہے کہ اللہ رب العزت ہم سب کو اکابر کے طریق سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کے نقش قدم پر چلا کر صراط مستقیم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور آخرت میں انھیں اکابر واسلاف امت کے ساتھ حشر فرمائے۔

بندہ، وصی اللہ قاسمی

قاضی پورہ، بہرائچ

۷، محرم الحرام ۱۴۴۲ھ

۲۶، اگست ۲۰۲۰ء

بوقت۔ ۱۰بجکر ۸ منٹ شبِ جمعرات

حرفِ چند

۲۰۱۴-۲۰۱۵ء میں اردو ویکی پیڈیا پر بہرائچ کے بزرگوں پر لکھنا شروع کیا تھا جن بزرگوں کے حالات اس دوران لکھے ان میں حضرت سید سالار مسعود غازیؒ، حضرت سید افضل الدین ابو جعفر امیر ماہ بہرائچیؒ، حضرت قاضی عبد المالک المعروف سید اجمل شاہ بہرائچیؒ، حضرت مخدوم سید بڈھن شاہ بہرائچیؒ، حضرت شیخ فیروز شہیدؒ(جد امجد حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلویؒ)، حضرت شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ اور حضرت شاہ بشارت اللہ بہرائچیؒ جیسی عظیم و الشان شخصیات کے حالات زندگی شامل تھے۔اسی سلسلے بابرکت کی ایک کڑی حضرت مولانا شاہ نور محمد نقشبندی مجددیؒ تھے۔

آپ کے حالات پر ایک رسالہ ''مختصر حالات شاہ نور محمد رسڑاوی ثم بہرائچیؒ''آپ کے ابن الحفید میرے استاذِ محترم حضرت مولانا سعید الرحمٰن صاحب قاسمی دامت برکاتہم سے دستیاب ہوا۔ جس کو اسکین اور فوٹو کاپی کرا کے میں نے اپنے پاس محفوظ کر لیا اور اسکین نسخہ کو مشہور اردو ویب سائٹ ریختہ کو میل کر دیا۔ اللہ کے کرم سے یہ رسالہ ریختہ کی ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔[1] تب سے ہی اس کی اشاعت جدید کے لئے دماغ میں بات چلتی رہی ، لیکن سمجھ میں نہیں آتا تھا۔۲۰۱۹ء میں میری کتاب ''بہرائچ ایک تاریخی شہر'' مکمل ہوئی اور ۲۰۲۰ء میں شائع ہوئی جس میں بھی آپ کے حالات کو شامل کیا گیا ہے۔

ابھی کچھ دنوں پہلے واٹس ایپ اردو ویکی پیڈیا کے گروپ پر شعیب بھائی(اردو ویکی پیڈیا)کی طرف سے ایک تحریر موصول ہوئی جس مین قدیم کتابوں کو نئی شکل میں لوگوں

---

[1] https://www.rekhta.org/ebooks/mukhtasar-halaat-shah-noor-mohammad-bahraichi-ebooks

کے عام استفادہ کے لئے یونی کوڈ فانٹ ، پی ڈی ایف وغیرہ کی شکل میں برقی ایڈیشن میں شائع کرنے کا منصوبہ کا ذکر تھا۔ جس سے متاثر ہو کر میں نے وصی اللہ بھائی سے اس سلسلے میں بات کی۔ ان کو بھی یہ بات پسند آئی اور ہم لوگوں نے اس سلسلے میں پہلی کتاب کے طور پر حضرت شاہ نور محمد صاحب کی حیات پر مشتمل رسالہ 'مختصر حالات شاہ نور محمد رسڑاوی ثم بہرائچی'' کو منتخب کیا اور اس کے لئے ایک اکیڈمی بنام '' الاحسان اکیڈمی بہرائچ '' کا قیام عمل میں آیا۔ اس میں راقم اور وصی اللہ بھائی کے ساتھ ساتھ کلیم احمد قاسمی بھائی رفیق کے طور پر شامل ہیں۔

ان شاء اللہ رب کریم کے کرم سے آئندہ اس سلسلے کے تحت اکابرین بہرائچ کی کتابوں کو برقی ایڈیشن میں شائع کرنے کا ارادہ ہے۔

اللہ ہم سب کو اس نیک کام میں کامیابی فرمائے۔ آمین

خاکسار

جنید احمد نور

قاضی پورہ شہر بہرائچ

یوم جمعہ ۸ محرم الحرام ۱۴۴۲ھ

۲۸ اگست ۲۰۲۰ء

احوال مصنف[2]

بہرائچ میں ایک سے ایک اعلیٰ درجہ کے حاذق حکیم ہوئے ہیں ان میں سے ایک نام حکیم حاذق الحاج عبد القدیر خاں نقشبندی مجددیؒ کا بھی ہے۔ حکیم صاحب کی ولادت مقام گجرات صوبہ پنجاب میں ۱۸۸۶ء میں ایک علمی خانوادے میں ہوئی تھی۔ بعد میں آپ کے خاندان کے افراد اودھ کے تاریخی شہر بہرائچ آئے اور شہر کے محلہ قاضی پورہ میں نزد جامع مسجد رہائش پزیر ہوئے۔

حکیم قدیر صاحب نہ صرف حاذق حکیم تھے بلکہ ایک نیک طبیعت، ماہر نباض ہونے کے علاوہ قوم وملت پرست تھے اور ہمیشہ قومی اور ملی خدمات میں پیش وپیش رہے۔ آپ خطہ اودھ کے مشہور دینی و تربیتی ادارہ جامعہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ کے مجلس شوریٰ کے اولین صدر تھے۔ ادارہ کے صدر ہونے کی وجہ سے ہمیشہ اس ادارہ کو ترقی پر گامزن کرنے میں کوشاں رہے۔ آپ کو ادارہ سے بہت لگاؤ تھا جس بنا پر آپ چار ٹرم تقریباً ۱۴ سال تک مجلس شوریٰ کے صدر کے عہدے پر فائز رہے۔ (۱) از ابتدا ۱۹۳۱ء تا اکتوبر ۱۹۴۶ء (۲) از نومبر ۱۹۴۴ء تا اگست ۱۹۴۵ء (۳) از مئی ۱۹۴۶ء تا جون ۱۹۴۷ء (۴) از اکتوبر ۱۹۵۷ء تا دسمبر ۱۹۵۸ء۔

آپ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں مشہور بزرگ حضرت شیخ الدّلائل علامہ محمد عبد الحق مہاجر مکیؒ کے خلیفہ مجاز حضرت شاہ نور محمد نقشبندی مجددیؒ کے مرید تھے۔ اور انکی وفات کے بعد ایک کتابچہ ''مختصر حالات شاہ نور محمد بہرائچیؒ'' کے نام سے حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن نامیؒ بانی

[2] بہرائچ ایک تاریخی شہر (حصہ اول) ص ۲۰۵-۲۰۶ مطبوعہ ۲۰۱۹ء

جامعہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ کے ساتھ مشترکہ طور پر تالیف کی تھی۔ حکیم صاحب متعدد سماجی تنظیموں سے وابستہ تھے۔ جن میں ڈسٹرک تنظیم کمیٹی سر فہرست تھی۔ جس کے آپ نائب صدر تھے۔آپ کے نام سے جامعہ مسعودیہ نورالعلوم بہرائچ کی ایک عمارت 'قدیر منزل' جانی جاتی ہے۔

آپ کا خاندان شہر بہرائچ، بجنور، نانپارہ، بلرام پور میں آباد ہے۔ لیکن حکیم حاذق عبدالقدیر خاں صاحب اپنے حصہ کی خدمات انجام دے کر بعمر ۶۷ سال بتاریخ ۱۶ مارچ ۱۹۶۲ء میں شہر بہرائچ کے محلہ قاضی پورہ واقع کوٹھی پر راہی ملک عدم ہوئے۔آپ کی تدفین شہر کے مشہور قبرستان مولوی باغ واقع احاطہ شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ میں آپ کے پیر و مرشد حضرت مولانا شاہ نور محمد نقشبندیؒ کے پائینتی ہوئی۔

آپ کی یہ تاریخ وفات آپ کی خام قبر کے کتبہ پر لکھی ہوئی ہے۔

''ھوالغفور الرحیم القدیر''

۱۹۶۲ء

تمہید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بزرگان دین جب دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو ہمارے لئے اپنی زندگی کی ایسی سیرت چھوڑ جاتے ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ ہدایت کا درس دیتی رہے۔ان کی زندگی ایک مکمل کتاب ہوتی ہے۔جس کے حروف و نقوش رحلت کے بعد زیادہ چمکتے اور اُبھرتے ہیں۔اُن کے حالات و واقعات اتنے اہم ہوتے ہیں کہ انہیں بُھلا دینا یقیناً ایک بڑا ظلم ہے۔مگر کیا کیجئے انسان کی خمیر میں نسیان داخل ہے۔وہ عبرت آموز اُمور کو دیکھتا ہے پھر کچھ دنوں میں انہیں بُھلا دیتا ہے۔اس لئے ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ انکی سیرت کو کاغذی پیراہن پہنایا جائے،ان کے حالات زندگی کو حروف کے دائروں میں محفوظ کر دیا جائے۔تاکہ آئندہ نسلیں ان سے سبق حاصل کرتی رہیں۔یہ ایک مختصر تذکرہ مولانا نور محمد صاحبؒ رسڑاوی ثم بہرائچی خلیفہ شیخ الدلائل مولانا عبدالحق صاحب مہاجر مکیؒ کا پیش کیا جارہا ہے۔مولانا دور آخر کے بزرگوں میں تھے۔آپ کے مفصل حالات کے لئے ان مختصر اوراق میں گنجائش نہیں نکل سکتی۔اسلئے اختصار واجمال کو تاحدامکان پیش نظر رکھا گیا ہے۔بہت ممکن ہے کہ آئندہ کوئی مفصل سوانح عمری شائع ہو جس میں تمام حالات زندگی کا استقصاء کیا جائے۔جس میں آپ کے زندگی کے ہر پہلو پر بحث کی گئی ہو۔نئی نئی باتیں منکشف ہو رہی ہیں نئے نئے حالات سے پردہ اٹھ رہا ہے۔تمام حالات سامنے آجائیں تو قلم بند کر کے پیش کر دیا جائے۔

محفوظ الرحمٰن نامیؔ

مولانا الحاج شاہ نور محمد نقشبندیؒ رسڑاوی ثم بہرائچی

مولانا شاہ نور محمد نقشبندیؒ کی پیدائش ۱۲۸۶ھ مطابق ۱۸۶۸ء میں رسڑا ضلع بلیا میں ہوئی تھی۔آپ کے والد کا نام مولانا شیخ کریم اللہؒ تھا۔آپ حضرت شیخ الدّلائل علامہ محمد عبد الحق مہاجر مکیؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔آپ کا اصل وطن رسڑا ضلع بلیا ہے۔آپ ضلع بہرائچ میں ایک روحانی بزرگ تھے اور آج آپ کی یادگار کے طور پر ایک بہت بڑا مدرسہ قائم ہے جس کا نام جامعہ عربیہ مسعودیہ نور العلوم ہے۔جسے آپ کے فرزند مولانا محفوظ الرحمن نامیؒ نے قائم کیا تھا۔

خاندان

حضرت مولانا حکیم ابرار الحق صاحب قاسمی کی ایک تحریر کے مطابق حضرت مولانا نور محمدؒ کا تعلق قصبہ رسڑا ضلع بلیا کے نجیب الطرفین معزز انصاری خاندان سے تھا جو زمانہ قدیم سے رسڑا میں آباد ہے۔آپ کا سلسلہ نسب حضرت عبد اللہ ابن زید انصاریؓ تک پہنچتا ہے۔کتاب الانصار کے کے مصنف نے بہت وضاحت سے تحریر کیا ہے کہ رسڑا قصبہ کے معزز خاندان حاجی پیر محمد اور حاجی عبد الجبار صاحب وغیرہ مذکورہ انصاری صحابی کی اولاد سے ہے اور انہیں میں سے مولانا نور محمد صاحب بھی ہیں۔

شجرہ نسب

حضرت مولانا نور محمد صاحبؒ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔

حضرت مولانا نور محمدؒ ابن شیخ کریم اللہ ابن حافظ محمد عرف بلادا ابن شیخ بختاور علی ابن شیخ محمد محمود ابن شیخ عبد الرحمٰن ابن شیخ شاہ محمد ابن شیخ معین الدین ابن شیخ عبداللہ ابن شیخ عبد الوہاب۔ شیخ عبد الوہاب صاحب جدامجد کے مورث اعلیٰ ہیں۔

تعلیم

آپ کی ابتدائی اردو فارسی کی تعلیم بلیا میں ہی ہوئی۔ تعلیم کا شوق آپ کو بچپن سے تھا۔ اور اسی شوق نے آپ کو ترک وطن پر مجبور کیا اور گھر سے پاپیادہ (پیدل) غازی پور پہنچے، اور وہاں عرصہ تک تحصیل علم میں مصروف رہے۔ غالباً آپ نے عربی کی متوسط کتابیں وہیں پڑھی ہیں۔ ان دنوں مولانا احمد حسن کانپوری کا حلقہ درس سارے ہندوستان میں مشہور تھا۔ مولانا کے علمی شوق نے غازی پور کو بھی خیر باد کہنے پر مجبور کیا۔ وہاں سے کچھ دور پیدل کچھ دور اونٹ گاڑی پر سفر کرتے ہوئے کان پور پہنچے اور عربی کی مکمل تعلیم حاصل کر کے سند فراغت لی۔

زمانہ طالب علمی کے حالات

مولانا کا دور طالب علمی جس حالت میں بسر ہوا اس پر نظر ڈالتے وقت سلف صالحین کی حالت سامنے آجاتی ہے۔ آپ کے صبر و توکل کے ایسے ایسے واقعات ہیں جن سے سخت حیرت ہوتی ہے۔ آپ نے اپنے زمانہ تعلیم میں اپنے والد سے ایک پیسہ کی بھی مدد نہ لی۔ چونکہ تبلیغ وہدایت کا ذوق شروع سے تھا۔ وعظ وغیرہ کہنے جاتے جو کوئی حسبۃً للہ امداد کرتا اس سے ضروریات زندگی پوری فرماتے، کتابیں خریدتے تھے بلکہ والدین کی خدمت میں بھی کچھ بھیج دیتے تھے۔ اور کبھی ٹوپیاں بنا کر فروخت کرا

لیتے اور اسی میں گذر کرتے۔ ایک زمانہ وہ بھی گزرا کہ محض ایک سیر ستو میں آپ نے دو ماہ تک گزر کیا۔ تعلیم کے حاصل کرنے کے آخری سالوں میں ایک صاحب کے یہاں اس صورت میں ان کے صاحب زادگان کو تعلیم دیتے تھے مستقل طور پر کھانے کا انتظام ہو گیا تھا مگر جو خادمہ کھانا دینے آتی اس میں سے تقریباً نصف کھانا خود کھا لیتی تھی۔ مولانا نے باوجود اسکا علم رکھتے ہوئے صاحب خانہ سے اسکی شکایت نہ فرمائی۔ اور جب گھر والوں کو اسکی خبر معلوم ہوئی تو مولانا کی اس سیرت سے متاثر ہوئے۔ اسی زمانہ میں مولانا کی عبادت کا یہ حال تھا کہ تہجد کی نماز بہت کم قضا ہوتی تھی۔

بیعت

عربی کی تکمیل کے بعد آپ نے اپنی زندگی مسلمانوں کی تبلیغ و ہدایت کے لئے وقف کر دی اور آخری عمر تک آپ کا یہی مشغلہ رہا۔ روحانی مدارج طے کرنے کیلئے آپ حضرت مولانا کریم بخش نقشبندیؒ کے مرید ہوئے۔ کچھ دنوں آپ کی خدمت میں رہ کر فیوض و برکات حاصل کرتے رہے۔ پھر حضرت شیخ الدلائل مولانا عبدالحق مہاجر مکیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی درخواست کی، شیخ نے فرمایا کہ ایک بڑے بزرگ کی بیعت کے بعد مجھ سے بیعت کی ضرورت نہیں۔ آپ تعلیم حاصل کریں مولانا متعدد سال تک مکہ معظمہ میں حضرت شیخ الدلائلؒ کی خدمت میں رہ کر تصوف کے بلند ترین منازل طے کئے۔ پھر شیخ نے خلافت دیکر ہندوستان آنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ پھر حضرت شیخ کی حیات میں کئی بار مکہ معظمہ تشریف لے گئے بعض دفعہ خود آپ کی طبیعت اس کے لئے محرک ہوئی اور بعض دفعہ حضرت شیخ نے ایما فرمایا۔ مولانا پر حضرت شیخ کی خاص طور سے نظر تھی۔ جو لوگ وہاں حاضر ہیں انہیں معلوم ہے کہ شیخ جتنا اہتمام مولانا کیلئے کرتے تھے اور کسی کے لئے نہ فرماتے۔ حضرت شیخ نے اپنی جگہ مولانا کیلئے چھوڑی تھی۔ مولانا کا اب ارادہ تھا کہ بقیہ حیات وہیں رہ کر بسر کر دوں گا مگر ماوی دنیا

پر روحانی دنیا کی کشش غالب آئی اور مکان کی زیارت کے بجائے عالم ارواح میں خود صاحب مکان سے ملاقات کرنے کیلئے تشریف لے گئے مولانا نے شیخ الدلائل کی ضخیم کتاب تفسیر اکلیل جو ۱۲ ،ا سال کے عرصہ میں تیار ہوئی تھی اور سات جلدوں میں ہے اسے طبع کرنے کا اہتمام فرمایا اور محض خدا پر توکل کر کے اکلیل کے نام سے ایک پریس قائم کر کے اس کتاب کو طبع کرایا، اسکے بعد مولانا کی دیگر تصانیف ۔ارشاد الحق، تعلیم حقانی، انیس المسافرین، النور المبین طبع کرائی۔

حج

مولانا یوں تو ہند میں اقامت گزین تھے مگر آپ کا دل عرب کی سرزمین میں لگا رہتا تھا۔۹ حج کر چکے تھے آپ کی تمنا تھی کہ حجاز ہی کے راہ میں میری وفات بھی ہوا۔اللہ نے آپ کی یہ تمنا بھی پوری کر دی۔

تبلیغی خدمات

خلافت ملنے کے بعد مولانا نور محمدؒ کا اکثر حصہ عمر بہرائچ اور اسکے اطراف وجوانب میں بسر ہوا۔ اور جب تک اکلیل نہ طبع ہوئی تھی اس وقت تک تبلیغ و ہدایت کے ساتھ ساتھ مطبع کی نگرانی بھی فرماتے تھے۔اکلیل چھپ جانے کے بعد آپ کی زندگی خدمت دین کے لئے وقف تھی۔آج کل عموماً علماء کی تبلیغ شہروں تک محدود رہتی ہے۔دیہات جہاں حقیقتاً تبلیغ کی ضرورت ہے ادھر کوئی رُخ نہیں کرتا۔لیکن مولانا نے شہر کے ساتھ ساتھ دیہات کو بھی سنبھلا۔آپ کی اکثر تبلیغی زندگی غربا اور گاؤں والوں میں گذری۔ بہرائچ اور اسکے اطراف میں تقریباً ۳۸سال آپ نے گزارے۔آپ کی زندگی جس

نوع سے بسر ہوئی اس کے متعلق محض اتنا کہنا کافی ہے کہ اہل بہرائچ کی محبت و گرویدگی دن بہ دن بڑھتی جاتی تھی۔

ذکر شیخ الدّلائل

حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی ابن شاہ ابوالخیرؒ رقم کرتے ہیں:۔

حضرت شیخ الدلائل مولانا عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکیؒ خلیفہ محدثِ دارالہجرۃ حضرت شاہ عبد الغنیؒ تھے۔ آپ حضرت شاہ عبدالغنیؒ سے اخلاص کامل اور محبت زائد رکھتے تھے۔ آپ کے بہرائچ میں ایک خلیفہ تھے جن کا نام نور محمد تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے پیر و مرشد فرماتے تھے کہ 'ہندوستان میں حضرت شاہ ابوالخیر ہیں۔ فضائل اور کمالات میں آپ (شاہ ابوالخیر) کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ مولوی صاحب (شاہ نور محمدؒ) سالہاسال آپ کی کتابوں کی خدمت (یہاں پر کتابوں کی خدمت سے مراد کتابوں کو شائع کرنا جو آپ اپنے اکلیل پریس سے شائع کرتے تھے) کرتے رہے۔[3]

نزہتہ الخواطر میں آپ کے بارے میں ہیں:۔

عالم کبیر شیخ عبدالحق بن شاہ محمد بن یار محمد (البکری) حنفی الہ آبادی مہاجر مکیؒ الہ آباد کے قریب نیوان نامی بستی میں پیدا ہوئے اور یہیں پلے بڑھے۔ اور بچپن سے تحصیل علم میں مشغول ہو گئے اور مولانا تراب علی لکھنوی کے پاس پڑھا اور مولانا عبداللہ گورکھپوری سے بیعت کی۔ پھر دہلی کا سفر کیا اور محدث دہلوی شیخ قطب الدین حنفی و دیگر علماء کے پاس پڑھا اور ۱۲۸۳ھ میں مکہ مکرمہ ہجرت فرما گئے

[3] مقاماتِ اخیار (شاہ ابوالحسن زید فاروقی مطبوعہ ۱۹۷۵ء ص ۳۲۷)

اور وہاں شیخ عبد الغنی بن ابو سعید مجددی دہلویؒ (مہاجر مدنی) سے کسبِ فیض کیا اور حدیث و طریقت میں آپ کو انھیں سے اجازت ملی اور وہی تدریس میں لگ گئے اور مکہ مکرمہ میں ۵۰ سال تک تدریسی خدمات انجام دیتے رہے اور استفادہ کرتے رہے تربیت دیتے رہے اور اجازت بھی دیتے تھے اور ''شیخ الدلائل'' کے لقب سے مشہور ہوئے اور آپ سے شیخ ابو الخیر عبداللہ بن عمر دہلویؒ، مولوی عبد الاول جونپوریؒ اور علماء کی ایک بڑی تعداد نے کسبِ فیض کیا۔[4]

آپ کی وفات ۱۹، شوال ۱۳۳۳ھ ہجری میں ہوئی اور تاریخی ''جنۃ المعلی'' قبرستان میں شیخ رحمت اللہ کیرانویؒ کے قریب مدفون ہوئے۔

شجرہ طریقت

حضرت مولانا شاہ نور محمد صاحبؒ کو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں پہلے حضرت مولانا شاہ کریم بخش صاحب مؤیؒ سے اور بعد میں حضرت شیخ الدّلائل شاہ محمد عبد الحق الہ آبادی ثم مہاجر مکیؒ سے بھی اجازت و خلافت حاصل ہوئی۔

سلسلہ نقشبندیہ مجدّدیہ

حضرت مولانا کریم بخش مؤیؒ کے واسطے سے

سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی اجازت مولانا شاہ نور محمدؒ کو اپنے مرشد مولانا کریم بخشؒ سے حاصل ہوئی ان کو حضرت مولانا کریم النفسؒ اور ان کو حضرت شاہ کمل پوشؒ اور ان کو شاہ عبد العزیز محدث

---

[4] نزہتہ الخواطر (حکیم عبد الحئی ندوی، جلد۸، صفحہ ۱۲۶۲)

دہلویؒ اور ان کو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور ان کو حضرت شاہ عبدالرحیمؒ اور ان کو حضرت شاہ عبداللہ نوریؒ اور ان کو حضرت سید آدم بنوریؒ اور ان کو حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی ؒ ان کو حضرت خواجہ باقی باللہؒ اور ان کو حضرت خواجہ امکنگیؒ اور ان کو حضرت شاہ درویش محمدؒ اور ان کو حضرت مولانا محمد زاہدؒ اور ان کو حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؒ اور ان کو حضرت خواجہ یعقوب چرخیؒ اور ان کو حضرت خواجہ علاؤالدین عطارؒ اور ان کو حضرت خواجہ بہاؤالدین محمد نقشبندؒ اور ان کو حضرت خواجہ باباسماسیؒ اور ان کو حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنیؒ اور ان کو حضرت خواجہ محمود الخیرؒ اور ان کو حضرت خواجہ عارف ریو گریؒ اور ان کو حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ اور ان کو حضرت خواجہ یوسف ہمدانیؒ اور ان کو حضرت خواجہ ابو علی فارمدیؒ اور ان کو حضرت خواجہ امام ابوالقاسم قشیریؒ اور ان کو حضرت خواجہ ابو علی حسن دقاقؒ اور ان کو حضرت شیخ ابوالقاسمؒ اور ان کو حضرت شیخ ابو بکر شبلیؒ اور ان کو سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادیؒ اور ان کو حضرت شیخ سری سقطیؒ اور ان کو حضرت شیخ معروف کرخیؒ اور ان کو حضرت سیدنا امام علی رضاؒ اور ان کو اپنے والد حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظمؒ اور ان کو اپنے والد حضرت سیدنا امام جعفر صادقؒ اور ان کو حضرت سیدنا قاسم بن محمدؒ اور ان کو حضرت سیدنا سلمان فارسیؓ اور آپ کو خلیفہ رسولؐ حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ اور آپ کے واسطے سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک پہنچتا ہے۔

سلسلہ نقشبندیہ مجدّدیہ مظہریہ

حضرت شیخ الدّلائل محمد عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکیؒ کے واسطے سے

سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی اجازت مولانا شاہ نور محمدؒ کو اپنے مرشد شیخ الدّلائل حضرت عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکیؒ سے حاصل ہوئی اور ان کو حضرت شاہ عبدالغنی مجدّدی مہاجر مدنیؒ اور ان کو حضرت

شاہ ابو سعید مجدّدی دہلویؒ اور ان کو شاہ غلام علی دہلویؒ اور ان کو حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید دہلویؒ اور ان کو حضرت شاہ نور محمد بدایونیؒ اور ان کو حضرت شاہ سیف الدینؒ اور ان کو حضرت سید محمد معصومؒ اور ان کو حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانیؒ اُن کو حضرت خواجہ باقی باللہؒ اور ان کو حضرت خواجہ املنکیؒ اور ان کو حضرت شاہ درویش محمدؒ اور ان کو حضرت مولانا محمد زاہدؒ اور ان کو حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ اور ان کو حضرت خواجہ یعقوب چرخیؒ اور ان کو حضرت خواجہ علاؤالدین عطارؒ اور ان کو حضرت خواجہ بہاؤالدین محمد نقشبندؒ اور ان کو حضرت خواجہ باباسماسیؒ اور ان کو حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنیؒ اور ان کو حضرت خواجہ محمود الخیرؒ اور ان کو حضرت خواجہ عارف ریو گریؒ اور ان کو حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ اور ان کو حضرت خواجہ یوسف ہمدانیؒ اور ان کو حضرت خواجہ ابو علی فارمدیؒ اور ان کو حضرت خواجہ امام ابوالقاسم قشیریؒ اور ان کو حضرت خواجہ ابو علی حسن دقاقؒ اور ان کو حضرت شیخ ابو القاسمؒ اور ان کو حضرت شیخ ابو بکر شبلیؒ اور ان کو سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادیؒ اور ان کو حضرت شیخ سری سقطیؒ اور ان کو حضرت شیخ معروف کرخیؒ اور ان کو حضرت سیدنا امام علی رضاؒ اور ان کو اپنے والد حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظمؒ اور ان کو اپنے والد حضرت سیدنا امام جعفر صادقؒ اور ان کو حضرت سیدنا قاسم بن محمدؒ اور ان کو حضرت سیدنا سلمان فارسیؓ اور آپ کو خلیفہ رسولؐ حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ اور آپ کے واسطے سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچتا ہے۔

سلسلہ شاذلیہ

حضرت شیخ احمد بن عبدالرحمٰن حلوانی فاسیؒ کے واسطے سے

سلسلہ شاذلیہ کی اجازت مولانا شاہ نور محمدؒ کو شیخ احمد بن عبدالرحمٰن حلوانی فاسیؒ سے حاصل ہوئی ان کو شیخ مصطفےٰ ابن اسمٰعیل حبش مدنیؒ سے ان کو شیخ محمد بن احمد بن مسعود بن عبدالرحمٰن فاسیؒ سے ان کو

سید شیخ محمد حسن ابن حمزہ ظافر المدنیؒ سے ان کو سید شیخ عربی ابن احمد دا قاویؒ شریف حسینیؒ سے ان کو شیخ سید عربیؒ سے ان کو شیخ احمد ابن عبداللہ فاسیؒ سے ان کو سید شیخ ابو القاسم الخصامی سے ان کو سید شیخ عبداللہ فاسیؒ سے ان کو سید شیخ عبد الرحمٰنؒ سے ان کو سید شیخ یوسف فاسیؒ سے ان کو سید شیخ عبد الرحمٰن مخذوبؒ سے ان کو سید شیخ علی صنہاجی مکنیؒ بالدّوارؒ سے ان کو شیخ سید ابرہیم افحامؒ سے ان کو قطب العارفین سید احمد زروقؒ سے ان کو شیخ سید احمد بن عقبہ خضریؒ سے ان کو شیخ سید یحییٰ قادریؒ سے ان کو سیخ سید علی ابن وفاؒ سے ان کو سیخ سید محمد بحر الصفاؒ سے ان کو شیخ سید داؤد بن باخلیؒ سے ان کو تاج الدین سید احمد ابن عطاء اللہ اسکندریؒ سے ان کو شیخ سید ابو العباس مرسیؒ سے ان کو حضرت بدر طالع نور ساطع قطب دوراں غوث زماں **شیخ سیدی ابوالحسن شاذلیؒ** سے ان کو حضرت قطب شیخ عبدالسلام ابن مشیشؒ سے ان کو شیخ سید عبدالرحمٰن زیّات مدنیؒ سے ان کو شیخ سید تُقی الدین فُقیّر سے ان کو شیخ سید فخر الدینؒ سے ان کو شیخ ابوالحسن علی نور الدینؒ سے ان کو شیخ سید تاج الدینؒ سے ان کو شیخ سید محمد شمس الدین ترکیؒ سے ان کو سید زین الدین غزوانیؒ سے ان کو شیخ سید ابو اسحٰق ابراہیم بصریؒ سے ان کو شیخ سید ابو القاسم احمد مروانیؒ سے ان کو قطب سعیدؒ سے ان کو قطب سعدؒ سے ان کو شیخ سید محمد فتح السعودؒ سے ان کو قطب سعید غزوانیؒ سے ان کو سیدی و مولائی ابو محمد جابرؒ سے آپ کو نواسہ رسولؐ حضرت سیدنا امام حسنؓ سے آپ کو امیر المومنین حضرت اسد اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کریم سے اور آپ کے واسطہ سے سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک پہنچتا ہے۔

عادات وخصائل وکمالات

مولانا نور محمدؒ نہایت رحم دل رفیق القلب تھے۔ اور سینہ عشق رسولؐ سے لبریز تھا۔ رسول اللہؐ کے نام پر صلوۃ وسلام کے وقت بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ جس دل میں رسولؐ کا

عشق بھرا ہوا اس میں بغض و کینہ کہاں سے آسکتا تھا۔آپ حتی الامکان کسی کی برائی نہ کرتے تھے،اور اگر کوئی شخص آپ کے متعلق کوئی ناشایستہ کلمہ کہتا اور آپ کو اس کی خبر پہنچتی تو فرماتے کہ کہنے دو۔

تواضع

آپ کو اگر کوئی گھر لے جانا چاہتا تو آپ اس کے منتظر نہ رہتے کہ پھر کوئی استقبال کیلئے آئے۔ شہر میں اگر کوئی سواری لانے کو کہتا تو آپ انکار فرما دیتے۔امراء سے زیادہ غرباء میں گھل مل کر رہنا پسند فرماتے۔ملازموں کے ہوتے ہوئے بھی گھر کا گوشت وغیرہ بھی خود خرید کر لے آتے،اور اکثر اوقات محلہ والوں سے بھی دریافت فرمالیتے۔

سادگی

آپ کی وضع بلکل سادہ تھی۔اکثر کرتا زیب تن رہتا تھا۔سر پر گول ٹوپی یا کتھئی رنگ کا عمامہ ہوتا تھا،عیدین وغیرہ کے موقع پر اچکن اور عبا بھی پہن لیتے۔

ذکر الٰہی

معلوم ہو چکا ہے کہ سلوک کے منازل طے کرنے کے بعد شیخ الدلائل مولانا محمد عبدالحقؒ نے آپ کو خلافت عطا فرمائی تھی۔آپ طریقہ نقشبندیہ کے مطابق ہر وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہتے اور ہر وقت آپ کی زبان پر ذکر خدا سے تر رہتی۔کئی بار ایسا ہوا کہ نیند کی حالت میں آپ نے ذکر کرنا شروع

ناشر - ادارہ حسان اکیڈمی بہرائچ

کیا، اور آواز بتدریج اتنی بلند ہوتی گئی کہ محلہ والے اور قرب وجوار کے لوگ نیند سے بیدار ہو گئے۔ یہ حالت تقریباً ایک گھنٹہ تک باقی رہی۔

توکل

مومنین کے صفت خاص مولانا میں جس طرح جلوہ گر تھی، فی زمانہ اس کی نظیر ملنی دشوار ہے۔ آپ کے اکثر کاموں کے افتتاح کے وقت ظاہری اسباب کچھ بھی نہ تھے۔ آپ نے جب تفسیر اکلیل کی طباعت اپنے ذمہ لی تو ایک جلد کے چھپنے کا سرمایہ بھی نہ تھا۔ حالانکہ اسکے طباعت کا تخمینہ ۱۲ ہزار سے کم نہ تھا، مولانا محض بہ توکل علی اللہ اس خدمت کو اپنے ذمہ لیا آخر خدا نے اسے پورا کیا۔ ایک بار حج کا ارادہ ہوا، چچا نے محض ۲ روپیئے آپ کو دیئے، انہیں ۲ روپیوں کو لے کر آپ نکل پڑے نہ کسی سے کچھ طلب فرمایا نہ کسی پر اپنی حاجت ظاہر کی۔ ہاں خدا پر بڑا بھروسہ البتہ تھا، چنانچہ اس نے آپ کے اس خیال کو پورا کیا۔

تصانیف

آپ نے ایک کتاب میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر ایک تصنیف "منبع الحسنات" کے نام سے تصنیف فرمائی تھی جو علاقے میں مقبول خاص وعام ہوئی۔ منبع الحسنات میں شیخ عبد الحق مہاجر مکیؒ کا مرتب کردہ رسالہ "النور المبین فی حلیہ خاتم النبیین" جس کو آپ نے مکہ میں بیت اللہ سامنے ذی قعدہ ۱۲۹۳ھ بھی شامل ہے جو ۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ پوری کتاب تقریباً ۸۰ صفحات پر

مشتمل ہے،اس کی اشاعت آپ کے قائم کردہ مطبع اکلیل پریس[5] سے سالوں تک ہوتی رہی۔اب اصل نسخہ نایاب ہے۔[6] کچھ لوگوں نے اس کی اشاعت کی ہیں لیکن اس میں ترمیم کر کے اپنے خیالات کو اس کا حصہ بنا دیا ہے جو اصل اور قدیم نسخوں میں نہیں ملتے۔اس کے علاوہ آپ نے حضرت شیخ الدلائل محمد عبدالحق مہاجر مکیؒ کی ایک مختصر سوانح عمری بھی لکھی تھی۔

نکاح اور اولاد

مولانا افتخار الحق قاسمیؒ سابق مہتمم جامعہ مسعودیہ نورالعلوم بہرائچ نے اپنی ایک تحریر میں لکھا ہے کہ دادا مرحوم نے تین عقد کئے تھے۔سب سے پہلی زوجہ سے میرے والد حضرت مولانا محمد احسان الحقؒ (۱۸۹۸ء-۱۹۶۱ء) اور لمعان الحق دو فرزند اور ایک رابعہ خاتون ہوئے۔احسان الحق صاحب سب سے بڑے تھے۔[7] احسان الحق صاحب جامعہ مسعودیہ نورالعلوم بہرائچ کے پہلے مہتمم تھے۔آپ والد ماجد حضرت مولانا شاہ نور محمد صاحب سے بیعت تھے اور اجازت بھی حاصل تھی۔[8] آپ کے مریدین کی کافی تعداد تھی۔اس کے علاوہ آپ مطبع اکلیل پریس کے مالک اور نگراں بھی تھے۔آپ فن خطاطی میں اپنی مثال آپ تھے۔دوسرے صاحبزادے لمعان الحق کا انتقال بچپن میں ہی ہو گیا تھا۔دوسری اہلیہ سے دو فرزند (۱) حبیب الرحمن (۲) مجیب الرحمن اور ایک صاحبزادی ہوئی جن کا نام معلوم

[5] مطبع اکلیل پریس کا قیام پہلے شاہ نو محمد صاحب نے رسڑا ضلع بلیا میں کیا تھا بعد میں لکھنؤ سے قریب ہونے کی وجہ سے اپنا مطبع کو بہرائچ میں قائم کیا جو آج بھی قائم ہے۔جس کا موجودہ نام تاج پریس ہے۔

[6] منبع الحسنات کے دو قدیم نسخے میرے پاس موجود ہیں۔(جنید احمد نور)

[7] تحریر افتخار الحق قاسمیؒ قلمی

[8] مختصر تذکرہ مولانا احسان الحق (افتخار الحق قاسمی مطبوعہ ۲۰۱۹ء ص ۷)

نہ ہو سکا۔آپ دونوں بھائی رسڑا میں ہی رہے اور وہی وفات پائی۔آپ کی تیسری اہلیہ محترمہ سے آپ کے دو فرزند اور ایک صاحبزادی ہوئی۔ایک حضرت مولانا محمد محفوظ الرحمن نامیؒ (۱۹۱۱ء-۱۹۶۳ء) جبکہ دوسرے صاحبزادے حفیظ الرحمن تھے آپ کا بھی بچپن میں ہی انتقال ہو گیا تھا اور ایک بیٹی سعیدہ خاتون (والدہ مولانا جنید احمد بنارسی صاحب رکن مجلس شوریٰ جامعہ مسعودیہ نور العلوم)۔مولانا نامیؔ صاحب نے ہی آپ کی یادگار کے طور پر جامعہ مسعودیہ نور العلوم کی بنیاد رکھی تھی اور بعد میں ۱۹۴۶ء میں ہوئے انتخابات میں بہرائچ حلقہ سے الیکشن میں کامیابی حاصل کی اور حکومت اتر پردیش میں پارلیمنٹری سیکریٹری ہوئے۔آپ علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کے کورٹ ممبر رہے۔آزاد انٹر کالج بہرائچ کے بانی۔

حالات وفات

چونکہ مولانا کی وفات اس طور پر واقع ہوئی جو بے حد تعجب انگیز ہے، بہت سے حضرات خطوں سے ان کی تفصیل دریافت فرما رہے ہیں، اس لیے اس کے بیان کرنے میں کچھ تفصیل سے کام لیا جاتا ہے۔اور کچھ واقعات جو قبل وفات وقوع پذیر ہوئے مگر ان کا تعلق وفات ہی سے ہے ان کا بھی ذکر کیا جاتا ہے۔

مولانا نور محمدؒ نے ۱۳۴۸ھ میں نواں (۹) حج کیا تھا اور وہاں سے واپسی پر سخت علیل ہو گئے تھے اور عرصہ تک علیل رہے، ضعف بیحد بڑھ گیا تھا، خوراک بہت کم رہ گئی تھی جمادالثانی ۱۳۴۹ھ تک مرض کا بہت اثر رہا۔لیکن پھر تخفیف شروع ہو گئی حتی کہ تادم وفات طبیعت روبصحت ہی رہی لیکن اس مرض کا آپ کے مشاغل پر کوئی اثر نہ تھا۔شاید ہی کوئی ایسا وقت ہوا کہ باجماعت نماز نہ پڑھی ہو

۔اس مرض کی حالت میں آپ نے رسڑا(ضلع بلیا) میں مدرسہ فیض عام کی بنیاد رکھی اور آپ کا سارا وقت اسی کی تعمیر میں صرف ہوتا تھا۔خود تمام کاموں کی نگرانی فرماتے، بلکہ بعض اوقات خود اپنے ہاتھوں سے کام شروع کر دیتے تھے۔الحمد للہ کہ عمارت انجام کو پہونچ گئی۔خدا نے مولانا کی سعی و جانفشانی کو قبول فرمایا۔سال وفات میں مولانا کی جو کیفیت ہو گئی اُسے دیکھ کر یہ کہا جائے تو بعید نہیں ہو گا کہ گذرنے والے کو کچھ معلوم ہو چکا تھا کہ اب کیا ہونے والا ہے۔ مگر انہیں تصریح کی کیا حاجت تھی۔اشارتاً و کنایتہ سب کچھ بتا چکے تھے۔رسڑا میں مولوی سعید صاحب مرحوم بہت زیادہ علیل تھے مولانا عیادت کے لئے تشریف لے گئے مولوی صاحب اُٹھ کر بغل گیر ہوئے دونوں صاحبوں کے آنکھوں سے آنسوں نکلنے لگے۔ مولانا نے فرمایا کہ چلئے اب ہمارا وقت بھی قریب ہے۔مولوی سعید صاحب کی وفات تیسرے ہی دن ہو گئی اور مولانا کی تقریباً پانچ ماہ کے بعد وفات ہوئی۔آپ اس سال میں جن لوگوں سے ملے سب سے ایسے کلمے کہتے جن سے معلوم ہوتا اب یہ آخری ملاقات ہے۔جن جن مقامات پر تشریف لئے جاتے با چشم گریاں واپس ہوئے اور کسی نے کچھ بھی کہا فوراً آنسوں نکل پڑے۔ لڑکے تنظیم کی نظمیں پڑھتے ہوئے نکلے، آپ کو دیکھا گیا کہ آنکھوں سے آنسوں جاری ہیں۔ رمضان سے پہلے آپ کا ارادہ نہ تھا کہ بیت اللہ کا سفر کریں لیکن یک بیک نہ جانے کیا خیال ہو کہ ۱۲ ؍رمضان کو گھر والوں سے فرمانے لگے کہ اب ارادہ پختہ ہو چکا ہے ان شاء اللہ ضرور روانگی ہو گی۔حالانکہ اس وقت اتنا سرمایہ بھی نہ تھا، جو محض ایک آدمی کے لئے کافی ہو سکے۔امسال ایک شعر آپ کے وردِ زبان اکثر رہتا تھا جس کا ایک مصرعہ معلوم ہو سکا۔

ترسٹھ برس کی عمر ہوئی ہے جناب کی

اور آخر رمضان میں جب معتکف ہوئے تو بعض مخلصین سے فرمایا کہ سرور عالم ﷺ کی عمر ۶۳ء برس کی ہوئی تھی اور میری عمر بھی ۶۳ء سال کی ہو چکی ہے اب ارادہ ہے حجاز کا، کاش خدا اس سفر میں یہ سنت کو پوری کرا دیتا۔ عید کے بعد اکثر لوگوں کے اصرار کرنے پر مختلف مقامات پر تشریف لے گئے۔ جہاں جہاں وعظ فرماتے ایسے پیرایہ میں فرماتے جس سے معلوم ہوتا کہ مولانا کے واعظ سے دنیا اب جلد محروم ہونے والی ہے ۱۵ء شوال کو آبائی وطن رسڑا تشریف لے گئے اور وہاں لوگوں سے ملاقات کر کے ۲۱ء شوال کو بہرائچ پہنچے۔ ۲۲ء شوال کو جمعہ کا دن تھا آپ سے عرض کیا گیا کہ بازار کی مسجد میں نماز ادا فرمائے لیکن آپ نے فرمایا کہ نہیں مجھے تمام لوگوں سے ملنا ہے، میں جامع مسجد میں نماز پڑھونگا آپ سے اصرار کیا گیا کہ وہاں تشریف نہ لے جائے مگر آپ نے بار بار یہی فرمایا کہ مجھے بہت سے لوگوں سے ملنا ہے چنانچہ وہیں تشریف لے گئے۔ جمعہ بعد ایک مختصر سا وعظ فرمایا، جو بات پہلے اشارۃً فرماتے تھے اسے آپ نے صراحۃً فرما دیا کہ صاحبوں یہ میرا آخری وعظ ہے اسکے بعد میں غالباً آپ سے نہ مل سکوں اس لئے اگر مجھ سے کسی کو کسی قسم کی تکلیف پہنچی ہو یا میں نے کسی کی غیبت کی ہو تو خدا کے لئے مجھے معاف کر دیں۔ آپ نے اس وعظ میں استقامت علی الدین خلوص اتحاد و اتفاق تنظیم و اصلاح کے متعلق مختصر لفظوں میں فرمایا۔

آخری سفر حج

۲۴ شوال ۱۳۴۹ھ کو روانگی حج کا دن تھا علی الصباح درگاہ حضرت سید سالار مسعود غازیؒ تشریف لے گئے، راہ میں حافظ حیرت شاہ صاحبؒ[9] سے ملاقات ہوئی کچھ دیر گفتگو ہوئی، درگاہ جاکر فاتحہ پڑھی پھر حافظ حیرت شاہؒ سے ملاقات ہوئی اور تقریباً ۵ یا ۶ منٹ تک آپس میں ایسی باتیں ہوئی کہ سوائے ان دونوں حضرات کے حاضرین میں کوئی نہ سمجھا۔ ۱ بجے ظہر کی نماز پڑھ کر اسٹیشن کی جانب روانگی ہوئی، روانگی کا منظر عجیب منظر تھا۔ یوتوں بہرائچ میں بیسوں جلوس نکلے ہونگے مگر یہ جلوس جس نوعیت کا تھا اس کی کیفیت دیکھنے والوں سے پوچھئے لکھنے والا اس کا نقشہ کیا کھینچے۔ ہاں وہ جلوس سادہ تھا مگر ایسا کہ جس پر ہزاروں آرائشیں قربان تھیں۔ باہری زیب و زینت سے محروم تھا، مگر اس پر لاکھوں رنگینیاں نثار تھیں۔ حسن عقیدت کے پھول نچھاور کئے جارہے تھے۔ آنکھیں اشک بار تھے کہ زمیں کی گرد دب جائے۔ گرد تھی کہ اُڑاڑ کر اہل بہرائچ کے رہنما کے جسم کو مسافر حرم کے قدموں کو آخری بار چوم رہی تھی۔۔ مولانا یہاں (بہرائچ) کی تنظیم کمیٹی کے صدر تھے۔ کمیٹی نے اپنے صدر کے الوداعی جلوس کے لئے تمام رضاکاروں کو جمع کر لیا تھا۔ رضاکار الودعی نظمیں پڑھ رہے تھے، بیک لمحہ ہزاروں زبانوں سے اللہ اکبر کی صدا بلند ہو ہو کر فضا میں گونج رہی تھی۔ مولانا جلوس کے حلقہ میں تھے آپ پر استغراق کی کیفیت طاری تھی اور سر جھکا ہوا تھا۔ آنکھیں زمیں میں لگی ہوئی تھی۔ جلوس جب حضرت

---

[9] حافظ حیرت شاہؒ بہرائچ کے ایک مجذوب بزرگ تھے، آپ غالباً سلسلہ نقشبندیہ سے وابستہ تھے۔ آپ کی مزار درگاہ ریلوے کراسنگ کے قریب حضرت سید سالار سیف الدین غازیؒ کے مقبرہ کو جانے والی روڈ کے موڑ پر ایک احاطہ میں واقع ہے۔ اسی احاطہ میں میرے جد امجد الحاج براتی میاں نقشبندیؒ کی مزار آپ کے پائنتی واقع ہے۔ آپ کے دونوں صاحبزادے الحاج قادر میاں چونے والے (میرے پر دادا جان) اور الحاج شفیع اللہ شفیعؔ بہرائچی (میرے پر نانا جان) کی قبریں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے خاندان کے کئی افراد کی قبریں بھی واقع ہیں۔ (جنید احمد نور)

مولانا نعیم اللہ شاہؒ بہرائچی کے مزار کے سامنے پہنچا تو وہاں رک کر آپ نے فاتحہ پڑھا اسٹیشن تک مجمع بہت بڑھ گیا تھا۔ پلیٹ فارم پر انسانی سروں کا ایک جنگل نظر آرہا تھا، مولانا کو ایک کرسی پر بیٹھا دیا گیا اور تمام لوگ اپنی اپنی جگہ پر زمین ہی پر بیٹھ گئے۔ اہل شہر کی طرف سے ایک الودعی نظم پڑھی گئی، پڑھنے کے دوران میں مولانا خود بھی رو رہے تھے اور اکثر حاضرین بھی مصروف گریہ تھے۔

الوداعی نظم

نظم آپ کے فرزند محمد احسان الحق ممبر ڈسٹرکٹ تنظیم کمیٹی بہرائچ نے لکھی تھی۔

الوداع اے زائر کوئے محمد الوداع — الوداع اے عاشق روئے محمد الوداع
الوداع اے ہادی دین محمد الوداع — الوداع اے مولوی نور محمد الوداع
الوداع اے عازم حج و زائر ارض حرم — الوداع اے پیر ودین شہ خیر الانم
کیا کلام اس میں کہ ہے ارض حرم وہ سرزمین — جس جگہ پیدا ہوئے تھے رحمت للعالمین
سچ ہے دنیا میں کوئی بڑھ کر جگہ اس سے نہیں — شکر رب العالمین کہ آپ جاتے ہیں وہیں
التجا یہ ہماری آپ سے سن لیجئے — ہم غریبوں کے لئے جا کر دعائیں کیجئے
ہم گنہگاروں کے حق میں یہ دعا فرمائے — از طفیل سرور عالم خدایا بخش دے
گوہر ہر مقصود سے دامن ہمارے پُر کرے — زندگی بھر ہم حمایت میں رہیں تنظیم کے
درد ہر دل میں ہو ہمارے ایک فقط اسلام کا — مرتے دم تک ورد ہو دل سے خدا کے نام کا
ہم کو وہ قوت عطا کرے خدائے ذوالکرم — صفحہ ہستی سے باطل کو مٹائیں یک قلم

خدمت اسلام میں ہم سب رہیں ثابت قدم
سرنگوں ہونے نپائے دین احمد کا علم

مشرق سے تا مغرب اب سکہ چلے اسلام کا
سارے عالم میں بجے ڈنکا خدا کے نام کا

قادر مطلق نہیں کوئی بھی ہے تیرے سوا
عاجز لاچار ہیں ہم سب ترے در کے گدا

اے خدائے دو جہاں صدقہ رسول پاک کا
ہم گنہگاروں کی بھی مقبول ہو یہ التجا

جب تلک زندہ رہیں قائم رہیں اسلام پر
ہوں عمل پیرا ہمیشہ ہم تیرے احکام پر

بعد حج ارضِ حرم سے سوئے طیبہ جایئے
جایئے ہاں شوق سے شہر مدینہ جایئے

روضۂ اطہر پہ بھی جاکر دعا فرمایئے
بینواؤں کی طرف سے التجا فرمایئے

اے حبیب کبریا اے سرور خیرالانام
یہ دیا ہے شہر بہرائچ کے مسلم نے پیام

الصلوۃ والسلام اے رحمتہ للعالمین
اصلواۃ والسلام اے قبلہ حاجات دین

الصلوۃ والسلام اے نور رب العالمین
الصلوۃ والسلام اے شافع یوم الیقین

الصلوۃ اے سرور عالم محمدؐ السلام
الصلوۃ اے رہبر عالم محمدؐ السلام

حال دل کیسے سنائیں تم سے کوسوں دور ہیں
درد دل سے اپنے اے آقا بہت مجبور ہیں

شرم آتی ہے کہیں ہم آپ سے کیا اے شہا
یہ دعا کیجئے کہ بس اب رحم فرمائے خدا

کیجئے للہ عنایت اے شہ ہر دوسرا
ہاتھ اٹھا کر آپ کہدیجے کہ اے بار خدا

حال ابتر ہوچکا ہے امت مرحوم کا
کچھ نہیں باقی رہا ہے اس حسرت کے سوا

بارش ابر ہوجائے ان پر ایک بار
پہلی سی غرت انھیں دے اے مرے پروردگار

حضرت صدیقؓ سا صدق وصفا پیدا ہوا پھر
حضرت فاروقؓ سا عدل ووفا پیدا ہوا پھر

حضرت عثمانؓ کا علم وسخا پیدا ہوا پھر
اور دنیا میں کوئی شیر خداؓ پیدا ہو ا پھر

تاکہ پھر شاداب ہو گلشن تیرے اسلام کا
ہر مسلما ن پھر بنے شیدائی تیرے نام کا

ہے یقین ہم کو خدا سے آپ گر کہہ دیجئے — کام بن جائیں ہمارے جتنے ہیں بگڑے ہوئے
ہم بھلے ہیں یا برے ہیں نام لیوا آپ کے — کیوں تباہی میں پڑیں ہم آپ کے ہوتے ہوئے
آپ فرمادیں تو جہ گر تو بیڑا پار ہے — اک سہارا آپ ہی کا بس ہمیں درکار ہے
حضرت صدر مکرم کر چکے ہم عرض حال — ہم نے جو کچھ بھی کہا ہے اسکو رکھیئگا خیال
آپکی فرقت کا ہے ہر قلب بے حد ملال — اب یہ آخر میں دعا ہے اے خدائے ذوالجلال
عافیت سے اس سفر سے آپکی ہو واپسی — جلد ہی پھر ہو قدم بوسی میسر آپ کی

آخری خطاب

الوداعی نظم ہونے کے بعد مولانا نور محمد صاحب کی طرف سے ایک تحریر پڑھ کر سنائی گئی ۔تحریر سناتے وقت مجمع بیتاب ہورہا تھا۔ہر شخص کی آنکھ سے بیساختہ آنسو نکل رہے تھے بہت سے لوگ چیخ چیخ کررورہے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

حاضرین، حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر فاتحہ خیر پڑھئے اور تین تین مرتبہ قل ھو اللہ شریف پڑھ کر ایصال ثواب کیجئے۔

اراکین تنظیم و رضاکاران و نیز جملہ مسلمانان ضلع بہرائچ۔آج جس شان کے ساتھ آپ حضرات نے میرا الوداعی جلوس نکالا ہے سچ یہ ہے کہ میں نے ہمیشہ اس سے احتیاط کیا ہے،اور اپنے کو

اس کا اہل نہیں سمجھا ہے۔ لیکن آج آپ حضرات کے جذبات محبت کی بنا پر جس کا اظہار آپ لوگوں کے طرز عمل سے ہو رہا ہے، مجبوراً مجھے گوارا کرنا پڑا، میں آپ کی محبت کی قدر کرتا ہوں اور یہ دعا کرتا ہوں کہ خداوند عالم آپ کو اجر خیر عطا فرمائے۔

مجھ سے جو عرض حال کیا گیا ہے ان شاءاللہ العزیز اس کے مطابق سرزمین مقدس پر پہنچ کر دعا کروں گا۔ آپ یہ دعا کریں کہ خدا مقبول فرمائے۔

آپ حضرات کو خاص طور سے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہم لوگوں یعنی جمیع مسلمانوں کی ترقی و بہبودی کا انحصار اتباع شریعت پر ہے۔ جب ہمارے اسلاف نے **وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا** پر عمل رکھا، جب تک اتباع و پیروی حضور سرور عالم ﷺ کی کرتے رہے، جب تک ہم لوگوں میں سیرت محمدی ﷺ کا نمونہ موجود رہا، اس وقت تک جب تک کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اسوۂ حسنہ ہمارے عمل میں شامل رہے، دنیا جانتی ہے کہ ہم کیسے رہے۔ اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں کہ ہم کیا تھے۔ مختصر یہ کہ اُس وقت تک ہم **كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ** کے لقب سے یاد کئے جانے کے قابل تھے اور دنیا کی تمام عزتیں اور عزو وقار سب گھر کے غلام تھے، اور دنیاداری کا یہ عالم تھا کہ ہر مسلمان کا جان و مال عزت و وقار خدا کے لئے اور صرف خدا کے لئے وقف ہی نہیں بلکہ بک چکا تھا، اور وہ دنیا میں بھی نیک نام ہے اور ان کی آخرت بھی کامیاب ہو گی۔

آج اس عہد میں موجودہ فضا یہ بتلا رہی ہے کہ ہم لوگوں سا ناکارہ اور ذلیل بے سروسامان بے معین و مددگار قوم کوئی دوسری قوم نہیں ہے، آخر ہم سے کیا خطا ہوئی، کیا قصور ہوا جو مورد عتاب ہوئے۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا طریقہ اسلاف سے بالکل برعکس ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ ہم طرح طرح کے مصائب میں گرفتار ہیں، نہ دین ہمارا درست ہے اور نہ دنیا ٹھیک ہے۔ لہٰذا میری

یہ وصیت ہے کہ جملہ اراکین کمیٹی تنظیم و رضاکاران و نیز ہر مسلمان سلف کا نمونہ بنے،اور اپنے ہر معاملات میں خواہ وہ دنیاوی ہو یا دینی سیرت محمد رسول اللہ ﷺ پر عمل کرے۔ماسوااس کے کوئی دوسرا راستہ ہماری ترقی کا دنیا میں ہے ہی نہیں،یہی وہ صراط مستقیم ہے جو منزل مقصود کو پہونچاتی ہے،اور جب تک ہم اس راستہ سے الگ رہیں گے یوں ہی بھٹکتے رہیں گے اور ٹھوکریں کھاتے رہیں گے۔

اراکین تنظیم کمیٹی و رضاکاران کو خصوصیت کے ساتھ لازم ہے کہ وہ سیرت و صورت میں پکے مسلمان بننے کی کوشش کریں اور پورے پورے عامل شرع بن جائیں،تاکہ عام مسلمان جن کے سامنے وہ اصلاح اسلامی پیش کرنے۔جاتے ہیں اُن کے انداز عمل سے سبق حاصل کریں،ورنہ یاد رکھیں کہ اگر خود عملی جامہ نہ پہنے گے تو دوسروں کو بھی فائدہ نہ پہونچا سکیں گے۔

میں آپ لوگوں کو اس وقت دو باتوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اس پر عمل کرنے والے کبھی محروم کامیابی نہ رہیں گے۔وہ یہ کہ ہمارے لئے ضرورت ہے کہ ہم سے تمام اخلاقی عیوب دور ہو جائیں اور ہم میں آپس میں یگانگت محبت اخوت قائم ہو جائے۔میرے نزدیک اس کی دو صورت ہے،اولاً تو صدق دل سے نماز باجماعت کی پابندی،دوئمش عیب جوئی اور غیبت سے پرہیز ۔نماز کے متعلق تو قرآن حکیم بتلاتا ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ اُس کے رو سے ہمیں یقین رکھنا چاہئے کہ بلاشبہ ہماری نمازیں اگر صحیح طور سے ادا ہونے لگیں تو ہم تمام عیوب سے پاک ہو جائیں،اور برائیوں سے نفرت اور نیکیوں سے رغبت کرنے لگیں۔دوسرے جب دو چار آدمی کبھی یکجا ہوں اور کسی کا بھی تذکرہ کریں چاہے وہ دشمن ہی کیوں نہ ہو تو اس کے عیوب کا تذکرہ نہ کریں بلکہ جو خوبیاں اس میں ہوں اسے بیان کریں۔آپ یقین کریں کہ اگر ایسا ہونے لگے تو جس قدر ہم مین نفاق بغض حسد وعداوت پیدا ہو گئی ہے یہ سب دور ہو جاوے،اور اس کے برعکس محبت وہمدردی اور

اخوت اور باہم جاں نثاری کا جذبہ پیدا ہو جاوے، اور دین و دنیا میں دونوں میں ہم فائز المرام ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ لوگ میرے یہ چند الفاظ نہ بھولیں گے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ میں کہتا ہوں کہ تھوڑے دنوں اس پر مستقل طور سے عمل کر کے دیکھ لیجئے کہ چند ہی روز میں آپ کے حالات و کیفیت میں کتنا تغیر ہو جاتا ہے۔

اتنا اور عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ اپنے جذبات میں صداقت پیدا کریں نام نمود کو بالکل الگ رکھیں اور ہر کام میں نیت خیر رکھیں اور جو کریں وہ صرف خدا و خدا کے رسول ﷺ کی خوشنودی و رضا کے لئے کریں۔

وقت کی قدر کیجئے۔ اور مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کرنے کی کوشش فرمایئے۔

نماز کی باجماعت پابندی کیجئے اور صحیح طور پر ادا کیجئے و نیز جملہ احکام شرعیہ پر عمل کیجئے جب دو چار آدمی کہیں بیٹھیں تو علم دین کا چرچا رکھیں اور ایسے موقعوں پر **سیرت محمدی ﷺ** اسوۂ صحابہ کا ذکر کیا کریں اور اس سے سبق حاصل کریں۔

تعلیم کی کوشش کیجئے عموماً مسلمانوں کے بچے زیادہ تر لہو لعب کھیل کود میں شامل نظر آتے ہیں اور آوارہ پھرتے رہتے ہیں اور جہالت میں مبتلا رہتے ہیں ان کی تعلیم کی کوشش کیجئے اور ضروریات زمانہ کے مطابق انہیں تعلیم دلوایئے کہ جس سے ان کی دنیا بھی درست ہو اور دین بھی ٹھیک ہو۔

بُری جمعیتوں سے پرہیز کیجئے اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کیجئے اور ان کی تقلید کیجئے۔

اس قلیل وقت میں نہایت اختصار کے ساتھ جو کچھ کہا گیا ہے، میں اسے کافی سمجھتا ہوں۔ تھوڑی بات بہتر ہے جس پر عمل کیا جاوے اس سے کہ بہت کچھ ہم کہیں اور آپ سنیں اور عمل نہ کریں۔ آخر میں پھر کہتا ہوں کہ آپ لوگ عمل کیجئے، عمل کیجئے عمل ہی آپ کے کام آئے گا۔

اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ جل شانہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ میں ہم کو نیز آپ سب کو وجمیع مسلمین و مسلمات و مومنین ومومنات کو عمل خیر کی توفیق کامل عطا فرماوے اور فلاح دارین عطا فرمادے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد والهٖ واصحابه اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

دستخط حضرت مولانا (نور محمد) صاحب بہرائچ ۲۴؍ شوال ۱۳۴۹ھ

وفات

تحریر سنانے کے بعد آپ نے الوداعی مصافحہ کرنا شروع کیا، سارا مجمع دست بوسی کے لئے بیتابانہ وار جھکا پڑتا تھا۔ ہر شخص آپ کے ہاتھوں پر قطرات اشک ٹپکا ٹپکا کر رخصت ہو رہا تھا۔ مجمع اپنے جذبات کے جوش میں بے قابو تھا اگر رضاکاروں نے مولانا کو اپنے حلقہ میں نہ لے لیا ہوتا تو ممکن تھا کہ دوران مصافحہ میں آپ کو سخت گزند پہنچ جاتا۔ مصافحہ کرتے کرتے ٹرین آگئی۔ آپ مجمع سے علٰحدہ ہو کر ڈبہ تک پہونچے اور سوار ہو گئے، لوگوں نے سمجھا کہ اب بیت اللہ کی طرف روانگی ہو رہی ہے روانہ ہوئے مگر یہ حقیقت میں خدا کی طرف روانگی ہو رہی تھی۔ لوگوں سے رخصت ہو چکے تھے، خطا معاف کرا چکے تھے، مسافر ہو ہی چکے تھے۔ اب تاخیر کس بات کی تھی۔ قبلہ رو بیٹھے ہوئے تھے، غفلت شروع ہوئی اس کو تھکان یا دورہ گرمی پر محمول کیا گیا، اگلے اسٹیشن پر آپ کو لٹا دیا گیا پانی کے چھینٹے وغیرہ دئے

گئے، ہاتھ پاؤں سہلایا گیا، پہلے نبض بہت آہستہ آہستہ چل رہی تھی لیکن پھر نبض کی رفتار بھی اچھی ہوگئی ،ایسا معلوم ہونے لگا کہ آپ نہایت آرام سے استراحت فرمارہے ہیں امید تھی کہ ہوش آجائے گا، مگر گونڈہ تک طبیعت اور زیادہ بگڑ گئی، شب کو ڈاکٹر اور طبیب نے معائنہ کیا، فالج کا اثر بتلایا گیا۔ مولانا جب سے غافل ہوئے تکلم نہ فرما سکے محض ۹ بجے رات جو ایک بار اللہ زبان سے نکلا اور کلمہ شہادت کی انگلی اٹھی۔ اسٹیشن سے بڑگائیں بازار میں آپ کو لایا گیا وہاں سے صبح ۸ بجے موٹر لاری سے بہرائچ لانے کے لئے سوار کئے گئے ،آپکا پورا خاندان اسی میں موجود تھا۔ کوڑیا کے مقام سے آگے نکل آئے تھے کہ دو بار آپ کو چھینک آئی نبض دیکھی گئی تو ساقط ہو چکی تھی، آپ اپنی جان پیدا کرنے والے کے حوالے کر چکے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ[10] ایک دن پیشتر آپ کے مشایعت کے لئے لوگ لائن کے کنارے میلوں تک کھڑے ہوئے تھے اور وفات کے دن میلوں آگے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ آپ کی وفات کی خبر بجلی کی طرح سارے شہر میں پھیل گئی، آناً فاناً مولانا مرحوم کے مکان پر سارا شہر امڈ آیا۔ مسلمانوں کی دوکانیں بند ہو گئیں۔ ایک دن پیشتر جس وقت جلوس نکلا تھا اس سے دو گھنٹہ دیر کے بعد آپ کے جنازہ کا جلوس نکلا۔ جنازہ میں اتنے آدمی تھے کہ سب لوگ یہی کہتے تھے کہ اتنا اژدحام کسی جنازہ میں نہیں دیکھا گیا۔ دس ہزار بارہ ہزار کا مجمع ہوگا۔ ہر شخص کی آرزو تھی کہ جنازہ کو کندھا دوں۔ مولانا نعیم اللہ صاحبؒ[11] کے مزار کے مغربی جانب آپ کو دفن کیا گیا جہاں آج آپ کی مزار (خام قبر) ہے۔ آپ کی وفات کے بعد مختلف مقامات میں ایصال ثواب کرایا گیا۔ مولانا ابراہیم بلیاوی

---

10 حضرت مولانا شاہ نور محمدؒ کے انتقال کی تاریخ ۲۵ شوال ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۳۱ء ہے۔

11 حضرت مولانا شاہ نعیم اللہ بہرائچیؒ (۱۱۵۳ھ مطابق ۱۷۳۸ء-۱۲۱۸ھ مطابق ۱۸۰۳ء) خلیفہ مجاز حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید دہلویؒ و مصنف معمولات مظہریہ و بشارات مظہریہ۔ احاطہ شاہ نعیم اللہؒ (مولوی باغ قبرستان، گیند گھر میدان) بہرائچ آپ کا خاندانی قبرستان ہے۔

[12]نے اپنے تعزیت نامہ میں یہ اطلاع دی ہے کہ دارالعلوم دیوبند میں بھی آپ کے لئے ایصال ثواب کرایا گیا۔ مؤ،ادری وغیرہ سے بھی اس کی اطلاعیں موصول ہوئیں ہیں۔اس کے بیان کرنے سے آپ کی شخصیت کا اظہار مقصود نہیں ہے، بلکہ آپ کے سادہ زندگی اور صلح کل روش کی طرف دعوت دینی مقصود ہے کہ جس نے باوجود اختلاف مسلک کے آپ کی نیک طبیعت کی تڑپ لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دی۔ناظرین اس تحریر کو محض ایک بزرگ کی سیرت ہونے کی حیثیت سے نہ پڑھیں بلکہ اسے پڑھ کر آپ کے اُن عادات وخصائل کو اختیار کریں جس سے مولانا کی لوگوں کے دلوں میں یہ عزت و شان پیدا ہو گئی تھی۔ نیز آپ کے روح پر فتوح پر فاتحہ ودرود کے پھول نچھاور کرتے رہیں۔

قطعات تاریخ

انتقال پُر ملال حضرت مولانا شاہ نور محمد صاحبؒ

صدر ڈسٹرکٹ تنظیم کمیٹی بہرائچ

از منشی عبدالغفار شہرتؔ بہرائچی

ستم اے فلق تونے ڈھایا یہ کیسا　　غبار اپنے دل سے نکالا یہ کب کا
نہ آنا تھا کچھ رحم آیا نہ تجھ کو　　بنایا ہمیں تیر غم کا نشانا
ہوا چاک چاک اپنا دل فرط غم سے　　جگر بھی الم سے ہوا پارہ پارا

[12] علامہ محمد ابراہیم بلیاوی (۱۳۰۴ھ مطابق ۱۸۸۷ء-۱۳۸۷ھ مطابق ۱۹۶۷ء) دارالعلوم دیوبند کے صدر المدرسین اور شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسنؒ کے مخصوص طلبہ میں سے تھے۔

ہوئی زندگی تلخ ظالم ہماری ۔۔۔ دیا تونے ہم کو وہ جانکاہ صدمہ
جدا ہوگئے ہم سے نور محمدؐ ۔۔۔ تجھے اے ستمگر فلک مل گیا کیا
روانہ ہوئے تھے وہ بیت الحرم کو ۔۔۔ مگر اپنے پاس ان کو حق نے بلایا
الٰہی کدھر طالب دید جائیں ۔۔۔ نظر آئے گا اب کہاں انکا جلوا
یہ سال وفات ان کا ہے عیسوی ۔۔۔ خدا کا عاشق محمدؐ کا شیدا

۱۹۳۱ء

لکھی روکے شہرتؔ نے تاریخ ہجری ۔۔۔ تہ قبرہیں اب وہ آرام فرما

۱۳۴۹ھ

قطعہ تاریخ

از منشی کاظم حسین کاظم

حاجی و مولوی نورمحمد عالم ۔۔۔ تیرا وج معارف زمدارج آگاہ
نیک دل نیک عمل مجمع اوصاف کمال ۔۔۔ صاحب فیض وکرم واقفِ احکام الہ
ہمدمۂ ہائلہ مرگِ یکا یک بہ نمود ۔۔۔ بہر بہرائچ ازین واقعۂ رنج آگاہ
بست و پنج از مہ شوال و دو شنبہ بود ۔۔۔ جان بحق گشتۂ عجیب عارف عرفاں آگاہ
کاظمؔ ایں مصرعہ از سال فاتش بنوشت ۔۔۔ آمدا و مہر تصوف بکسوف قبر آہ

۱۳۴۹ھ

منظوم شجرہ طیبہ نقشبندیہ مجدّدیہ

حضرت شیخ کریم بخش موئیؒ کے ذریعہ

خداوند بفضل و رحمت خویش ترحم بر منِ درویش و لریش
بحقِ سیدِ اولادِ آدم محمد مصطفیٰ شاہ دو عالم
بحقِ حضرت صدیقِ اکبر بسلمانِ صحابیٔ پیمبر
بحقِ قاسمِ ابن محمد بحقِ جعفرِ صادق ممجّد
بحقِ موسیٰ کاظم خدایا بہ اکرام علی ابن موسےٰ
بحقِ خواجۂ معروف کرخی بحقِ حضرتِ سرّی سقطیِ
بحقِ خواجۂ اہلِ طریقت جنید مخزنِ سرِّ حقیقت
بحقِ حضرت بو بکر شبلی پۓ بو القاسمِ محوِ تجلّی
بحقِ بو علی دقّاق فائق وقائق فہم اسرارِ حقائق
بحقِ شیخ بو القاسم قشیری بحقِ بو علی انوار قدسی
بحقِ خواجۂ ہمدانیٔ ما ابو یعقوب یوسف ثانیٔ ما
بحقِ عبدِ خالق غجدوانی جنید وقت و شبلیِ زمانی
بحقِ خواجۂ عارِف فلک سیر بحقِ خواجۂ محمود بو الخیر
بحقِ خواجۂ باعزت وشاں علی رامیتنی جانِ عزیزاں
بحقِ خواجۂ بابا سماسی کزو آموخت خلقے حق شناسی

بحقِ نقشبندِ نقشِ عرفاں　　بہاؤالدین شاہِ نقشبنداں
بحقِ خواجۂ عطّارِ ذیشاں　　علاؤالدّین بحرِ لطف واحساں
بحقِ خواجۂ یعقوب چرخی　　کلیدِ مخزن اسرارِ مخفی
بحقِ خواجۂ ابرار و اخیار　　بہ مولانا عبید اللہ احرار
بحقِ خواجۂ ما شاہدِ ما　　بہ مولانا زاہد ما
بحقِ شاہِ درویشِ محمد　　بحقِ خواجۂ امکنگی محمد
بحقِ خواجۂ ما عبد باقیؒ　　پۓ حضرت مجدّد الف ثانی
بحقِ سیدِ آدم بنوری　　بحقِ شاہ عبداللہ نوری
بحقِ آنکہ او عبد الرحیم است　　وجود قلزم فیضِ عمیم است
بحقِ حامیِ دینِ محمد　　وللہ اللہ قطب الدین احمد
بحقِ آنکہ او عبد العزیز است　　سراپا مایۂ رشد و تمیز است
بحقِ شاہ اسحاق گرامی　　بحقِ شاہ کمل پوش نامی
بحقِ شاہ مولانائے اعظم　　کریم النفس ذی المجدا لمفخم
دیش پر نور از انوار الہٰی　　کزور وشن شدازمہ تابماہی
چو از بخش کرامت شد مکرم　　بنامش شد کریم وبخش منضم
بحقِ مولوی نور محمد　　حریم ملت دین محمد
ہو یدا شدازو ہر سرِ مکنوں　　بہ تلقینش شدہ آفاق ممنوں
بحقِ ایں بزرگانِ طریقت　　کشایا رب درِ علم حقیقت
دلم از عشق خود معمور گرداں　　در ونم را سراپا نور گرداں

منظوم شجرہ طیبہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ

حضرت شیخ الدلائل مولانا عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکیؒ کے ذریعہ

یاالٰہی حضرت خیر الوریٰ کے واسطے حضرت صدیق با صفا کے واسطے
حضرت سلمان شاہ اولیا کے واسطے
حضرت قاسم شہِ ملک رضا کے واسطے جعفر صادق امام الاولیا کے واسطے
بایزید عارف پیر ھدیٰ کے واسطے
بو الحسن خرقانی اہل ولا کے واسطے شیخ بو القاسم امام رہنما کے واسطے
بو علی تاج سرِ عزّ و علا کے واسطے
خواجۂ یوسف عزیز الاولیا کے واسطے عبد خالق غجدوانی خوش نما کے واسطے
خواجۂ عارف مہ و مہر و وفا کے واسطے
خواجۂ محمود عزیزانِ علی رامیتنی خواجۂ بابا سماسی متقی کامل کے واسطے
خواجۂ سید امیر پیشوا کے واسطے
حضرت خواجۂ بہاؤالدین نقشبند حضرت خواجۂ علاؤالدین احمد ارجمند
خواجۂ یعقوب چرخی مقتدا کے واسطے
خواجۂ احرار مولانا عبید اللہ نام خواجۂ مولانا محمد زاھدِی عالی مقام
خواجۂ درویش محمد پارسا کے واسطے
خواجۂ امکنگی محمد اہل تمکین و رضا عبد باقی آشنائے بحرِ عرفان خدا
شیخ احمد آفتاب اولیا کے واسطے

خواجۂ معصوم حضرت عروۃ الوثقیٰ لقب　　شیخ سیف الدین شیخ الا ولیاعلٰی نسب

سیدِ نور محمد باضیا کے واسطے

شمس دیں مرزا حبیب اللہ مظہر جانِ جاں　　روح عرفاں شاہ عبد اللہ قیوم زماں

قطب دوراں بو سعید مجتبیٰ کے واسطے

وارث علم لدنی نائب خیر البشر　　مولوی حضرت شہِ عبد الغنی عالی نظر

پیشواؤ مقتداؤر ہنما کے واسطے

نور ایماں روح عرفاں مردمِ چشم کمال　　گوہر دج تقرب اختر برجِ وصال

ماہ اوجِ اجتبا مہر ورلا کے واسطے

مطلع انوار قدسی مخزن اسرار حق　　دائما مصروف اذکار حق وتذکارِ حق

خاص مقبول جناب کبریا کے واسطے

ظلِ رحمت سایۂ فضل خدائے ذوالجلال　　پرتو نو ازل ہر آت حسنِ لایزال

جلوۂ حسن وجمال دل ربا کے واسطے

آیات رشد وہدایت عنایت حلم وحیا　　دولتِ خیر و سعادت نعمت جودوسخا

بحر فیضان وکرم عین عطا کے واسطے

یعنی حافظ مولوی حاجی محمد عبد حق　　شمع نور افزائے بزمِ اولیا ما سبق

قطب ارشاد و مدار اولیا کے واسطے

تیرے پیاروں کو تری درگاہ میں لایا شفیع　　بخش دے مجھ کو الٰہی تیری رحمت سے وسیع

اپنے فضل ورحمت بے انتہا کے واسطے

ازپئے نور محمد حامی دین خدا　　جامع علم وعمل زدّار بیت کبریا

سرد کر نارِ سقر مجھ روسیہ کے واسطے　　انبیا کے واسطے کل اولیا کے واسطے

شجرۂ طیبہ شاذلیہ

حضرت شیخ احمد ابن عبد الرحمن حلوانی فاسیؒ کے ذریعہ

الہیٰ بحرمت حضرت کائنات فخر موجودات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الہیٰ بحرمت اسد اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالبؓ

الہیٰ بحرمت سیدنا حسنؓ

الہیٰ بحرمت سیدی و مولائی ابو محمد جابرؓ

الہیٰ بحرمت حضرت قطب سعید غزوانیؒ

الہیٰ بحرمت حضرت سید محمد فتح السعودؒ

الہیٰ بحرمت حضرت قطب سعدؒ

الہیٰ بحرمت حضرت قطب سعیدؒ

الہیٰ بحرمت حضرت سید ابو القاسم احمد مروانیؒ

الہیٰ بحرمت حضرت سید ابو اسحٰق ابراہیم بصریؒ

الہیٰ بحرمت حضرت سید زین الدین غزوانیؒ

الہیٰ بحرمت حضرت سیدی محمد شمس الدین ترکیؒ

الہیٰ بحرمت حضرت سید تاج الدینؒ

الہیٰ بحرمت حضرت سید ابو الحسن علی نور الدینؒ

الہیٰ بحرمت حضرت سیدی فخر الدینؒ

ناشر - ادارہ حسان اکیڈمی بہرائچ

الہٰی بحرمت حضرت سیدی تُقی الدین فقیرؒ

الہٰی بحرمت حضرت سید عبدالرحمن زیّات مدنیؒ

الہٰی بحرمت حضرت قطب عبد السلام ابن مشیشؒ

الہٰی بحرمت حضرت بدر طالع نور ساطع قطب دوراں

غوث زماں سید ابو الحسن شاذلیؒ

الہٰی بحرمت حضرت سیدی ابو العباس مرسیؒ

الہٰی بحرمت حضرت تاج الدین سیدی احمد ابن عطاء اللہ اسکندریؒ

الہٰی بحرمت حضرت سیدی داؤد بن باخلّیؒ

الہٰی بحرمت حضرت سیدی محمد بحر الصفاؒ

الہٰی بحرمت حضرت سیدی علی ابن وفاؒ

الہٰی بحرمت حضرت یحییٰ قادریؒ

الہٰی بحرمت حضرت سیدی احمد علی ابن عقبہ خضریؒ

الہٰی بحرمت حضرت قطب العارفین سیدی احمد زروق

الہٰی بحرمت حضرت سیدی ابراہیم افحامؒ

الہٰی بحرمت حضرت سیدی علی صنہاجی مکنیّ بالدّوارؒ

الہٰی بحرمت حضرت سیدی عبدالرحمن مخذوبؒ

الہٰی بحرمت حضرت سیدی یوسف فاسیؒ

الہٰی بحرمت حضرت عارف باللہ عبدالرحمنؒ

الہٰی بحرمت حضرت شیخ محمد ابن عبداللہ فاسیؒ

الہٰی بحرمت حضرت سیدی شیخ ابو القاسم الخصامیؒ
الہٰی بحرمت حضرت سیدی احمد ابن عبداللہ فاسیؒ
الہٰی بحرمت حضرت سیدی عربیؒ
الہٰی بحرمت حضرت سیدی و مولائی عربی ابن احمد درقاوی شریف حسینیؒ
الہٰی بحرمت حضرت عارف باللہ سیدی شیخ محمد حسن ابن حمزہ ظافر المدنیؒ
الہٰی بحرمت حضرت شیخ محمد ابن محمد ابن مسعود ابن عبدالرحمن فاسیؒ
الہٰی بحرمت حضرت سیدی شیخ مصطفٰی ابن اسمٰعیل حبش مدنیؒ
الہٰی بحرمت حضرت شیخ احمد ابن عبدالرحمن حلوانی فاسیؒ
الہٰی بحرمت حضرت شیخ شاہ نور محمد بہرائچیؒ

بیاد گار حضرت مولانا محمد احسان الحق قدس سرہ العزیز
متہم اوّل جامعہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ

الاحسان اکیڈمی، بہرائچ

الاحسان اکیڈمی، بہرائچ ایک تحقیقی و تصنیفی ادارہ ہے۔ جس کے اغراض و مقاصد یہ ہیں۔

۱۔ نسل کو اکابر و شخصیات بہرائچ سے متعارف کرانا۔
۲۔ شخصیات بہرائچ کی سوانح حیات پر علمی و تحقیقی کام انجام دینا۔
۳۔ اہم علمی نوادرات، مختلف موضوعات پر اکابر (خصوصاً اکابرین بہرائچ) کے ذریعے لکھی گئی قدیم کتب کی جدید اشاعت کرنا۔
۴۔ اکابر کی اہم علمی و تحقیقی کتابوں کا دوسری زبانوں میں ترجمہ کرانا۔
۵۔ اکیڈمی اپنی خدمات، اور سرگرمیاں انٹرنیٹ کی وساطت سے متعارف کرانے کا بھی نظم کرے گی۔

نوٹ

ادارہ کو تحقیق و تصنیف سے گہرا اختصاص اور مناسبت رکھنے والے اہل علم کی خدمات حاصل ہوں گی۔

رفقائے اکیڈمی

جنید احمد نور (faranjuned@gmail.com)
کلیم احمد قاسمی (Ahmadkaleemahmad408@gmail.com)
وصی اللہ قاسمی (Wasiqasmi4@gmail.com)